سوال۔ اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

جواب۔ جب کہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے درمیانی ڈول وہ ہے جس میں اسّی انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو!

یہاں تک تعلیم الاسلام حصّہ دوم میں آئے ہوئے مسائل پر
اضافہ تھا۔ اب ان سے آگے کے مسائل شروع ہوتے ہیں!

تیمّم کا بیان

سوال۔ تیمم کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں!

سوال۔ تیمم کب جائز ہوتا ہے؟

جواب۔ جب پانی نہ ملے۔ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم جائز ہوتا ہے!

سوال۔ پانی نہ ملنے کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب۔ جب پانی ایک میل دور ہو یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے۔ تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر لیا تو پیاس سے تکلیف ہو گی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اٹھ کر اسے لے نہیں سکتا اور

دوسرا آدمی موجود نہیں۔ یہ سب صُورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں!

سوال۔ بیمار ہوجانے کا خوف کب معتبر ہے؟

جواب۔ جب کہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہوجائے یا کسی پکے حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہوجائے گا تو تیمّم درست ہے!

سوال۔ پانی ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے۔ ذرا کھول کر بیان کرو؟

جواب۔ جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہوجائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے!

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دُور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں۔ تیمم کر لینا جائز ہے!

سوال۔ تیمّم میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ تین فرض ہیں (۱) نیّت کرنا (۲) دونوں ہاتھ مٹّی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔ (۳) دونوں ہاتھ مٹّی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا!

سوال۔ تیمّم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

جواب۔ اوّل نیّت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھ مٹّی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے۔ زیادہ مٹّی لگ جائے تو منہ سے پھونک دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ ایک بال برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمّم صحیح نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹّی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک

لے جائے۔ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچا ہوا لائے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرے پھر انگلیوں کا خلال کرے۔ اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے!

سوال۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے یا صرف وضو کا؟

جواب۔ دونوں کا تیمم جائز ہے!

سوال۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب۔ پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے!

سوال۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا ناجائز ہے؟

جواب۔ لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں، جو اور تمام غلّے، کپڑا، راکھ، ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے۔ یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان پر تیمم ناجائز ہے!

سوال۔ پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہو گا یا نہیں؟

جواب۔ جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے۔ ان پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن ڈھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے!

سوال۔ جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب۔ ہاں جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے!

سوال۔ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز نہیں ہے!

سوال۔ نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے!

سوال۔ اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کرلیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ نماز ہوگئی۔ اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو تو وقت کے بعد!

سوال۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں غسل کا تیمم صرف حدثِ اکبر سے ٹوٹتا ہے۔ اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے!

سوال۔ ایک وقت کی نماز کے لئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو۔ اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور جنازے کی نماز اور سجدہ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں!

سوال۔ تیمم کی مدت کیا ہے؟

جواب۔ جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے۔ اگر اسی حال میں کئی سال گزر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں!

نماز کی دوسری شرط (کپڑے پاک ہونے) کا بیان

سوال۔ کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ جو کپڑے کہ نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں۔ جیسے کرتہ، پائجامہ، ٹوپی، عمامہ، اچکن وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے ان میں سے کسی پر نجاستِ غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس اگر نجاستِ غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاستِ خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی!
سوال۔ اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا۔ دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟
جواب۔ جو کپڑا کہ نمازی کے بدن سے تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہوگی کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا!

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

سوال۔ جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے!
سوال۔ جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟
جواب۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا بچھی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے

گی۔ دوسرا رُخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں!

اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی!

سوال۔ اگر کپڑا دہرا ہو اور اوپر والا پاک مگر نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں تہ کپڑے کی سلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے!

سوال۔ ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ جب کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بُو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے!

سوال۔ اگر نماز کی جگہ پاک ہے لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے۔ اس کی بُو نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب۔ نماز ہو جائے گی۔ لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنی بہتر نہیں ہے۔

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

سوال۔ ستر چھُپانے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھُپانا فرض ہے۔ یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور باہر بھی فرض ہے اور عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور مُنھ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے۔ اگرچہ عورت کو نماز میں مُنھ چھپانا فرض نہیں۔ لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھُلے منھ آنا بھی جائز نہیں ہے!

سوال۔ اگر ستر کا کوئی حصّہ بلا مقصد کُھل جائے تو کیا حکم ہے ؟

جواب۔ اگر چوتھائی عضو کُھل جائے اور اتنی دیر کُھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اگر کُھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی!

سوال۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے ؟

جواب۔ اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں نماز نہ ہوگی!

سوال۔ اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے ؟

جواب۔ قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی!

سوال۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے ؟

جواب۔ اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے مثلاً درختوں کے پتے یا ٹاٹ وغیرہ۔ اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے۔ لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے۔

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

سوال۔ نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی!

سوال۔ نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے ؟

جواب۔ دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ ان کے علاوہ ایک نماز وتر

واجب ہے!

سوال۔ فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا کیا فرق ہے؟

جواب۔ فرض اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو۔ یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ سنّت اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ نفل ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو ان کے کرنے میں ثواب ہو اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو اسے مستحب اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں!

سوال۔ فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ دو قسمیں ہیں (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔ فرض عین اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو اور فرض کفایہ وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمے سے اتر جائے اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں!

سوال۔ سنّت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ دو قسمیں ہیں (۱) سنّت مؤکدہ (۲) سنّت غیر مؤکدہ سنّت مؤکدہ اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو۔ یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو۔ ایسی سنّتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے اور سنّت غیر موکدہ اسے کہتے ہیں جسے حضورؐ نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنّتوں کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے اور چھوڑنے میں گناہ نہیں۔ ان سنّتوں کو سُنَنِ زوائد

بھی کہتے ہیں!

سوال۔ حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حرام اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کو کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو اور اس کا منکر کافر ہو۔ اور مکروہ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں، جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر نہیں۔ مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کے چھوڑنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ہے!

سوال۔ مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ مباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب اور گناہ نہ ہو!

سوال۔ نماز فجر کا وقت بیان کرو؟

جواب۔ سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹے پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے وہ سفیدی زمین سے اٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے۔ اسے صبح کاذب کہتے ہیں۔ تھوڑی سی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے۔ یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبح صادق کہتے ہیں۔ اسی صبح صادق کے نکلنے سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہا!

سوال۔ فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب۔ جب اُجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنّت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر شاید یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سُورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنّت کے موافق نماز پڑھی جا سکتی ہو۔ ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے!

سوال۔ نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

جواب۔ نماز ظہر کا وقت سُورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے!

سوال۔ ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب۔ گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اول وقت پڑھنا مستحب ہے لیکن اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے!

سوال۔ نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

جواب۔ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیئے!

سوال۔ نماز مغرب کا وقت بیان کرو؟

جواب۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے!

سوال۔ شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھم کی طرف آسمان پر جو سُرخی رہتی ہے اسے شفقِ احمر (یعنی سُرخ شفق) کہتے ہیں۔ پھر سُرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے۔ اسے شفقِ ابیض کہتے ہیں۔ پھر یہ سپیدی بھی غائب ہوجاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے۔ اسی شفقِ ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے!

سوال۔ مغرب کا وقت مستحب کیا ہے؟

جواب۔ اول وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے!

سوال۔ نماز عشار کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ سفید شفق جاتے رہنے کے بعد عشار کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے!

سوال۔ عشار کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب۔ ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے!

سوال۔ نماز وتر کا وقت کیا ہے؟

جواب۔ نماز وتر کا وقت وہی ہے جو عشار کا ہے لیکن وتر کی نماز عشار کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی۔ گویا عشار کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے!

سوال۔ وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

جواب۔ اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤنگا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیئے!

نماز کی چھٹی شرط (استقبال قبلہ) کا بیان

سوال۔ استقبال قبلہ کے کیا معنی ہے؟
جواب۔ قبلہ کی طرف منہ کرنے کو استقبال قبلہ کہتے ہیں!
سوال۔ استقبال قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟
جواب۔ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلے کی طرف ہو!
سوال۔ مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟
جواب۔ مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ خانہ کعبہ کوٹھے کی شکل کا ایک گھر ہے جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ خانہ کعبہ کو کعبۃُ اللہ اور بیت اللہ اور بیت الحرام بھی کہتے ہیں!
سوال۔ قبلہ کس طرف ہے؟
جواب۔ ہندوستان، برما، بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم کی طرف ہے کیونکہ یہ تمام مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں!
سوال۔ اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اس میں ہلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کرے؟
جواب۔ اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رخ کر سکتا ہو اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے۔

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

سوال۔ نیّت سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ نیّت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں!

سوال۔ نیّت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

جواب۔ نیّت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو وہ پڑھنا چاہتا ہے۔ مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نماز فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نماز فجر پڑھتا ہوں اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت کرنا ضروری ہے!

سوال۔ نیّت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب۔ مستحب ہے اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے!

سوال۔ نفل نماز کی نیّت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب۔ نماز نفل کی نیّت اتنی کافی ہے کہ نماز نفل پڑھتا ہوں نماز سنّت اور تراویح کے لئے بھی اتنی ہی نیّت کافی ہے!

اذان کا بیان

سوال۔ اذان کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ اذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں۔ اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام حصہ اوّل میں لکھے جا چکے ہیں!

سوال۔ اذان فرض ہے یا سنّت؟

جواب۔ اذان سنّت ہے لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے!

سوال۔ اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے؟

جواب۔ پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے۔ ان

کے علاوہ اورکسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں!

سوال۔ اذان کس وقت کہنی چاہیئے؟

جواب۔ ہر فرض نماز کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہیئے اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے!

سوال۔ اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ اذان میں سات باتیں مستحب ہیں ① قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا۔ ② اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا۔ یعنی جلدی نہ کرنا ③ اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا ④ اونچی جگہ پر اذان کہنا ⑤ بلند آواز سے اذان کہنا ⑥ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا ⑦ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دوبار کہنا!

سوال۔ اقامت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان میں کہے جاتے ہیں۔ مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ ہے!

سوال۔ اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب۔ اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنّت ہے۔ فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں!

سوال۔ کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت ہے؟

جواب۔ نہیں بلکہ صرف مردوں کے لئے سنّت ہے!

سوال۔ بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے مگر اس کی عادت کر لینا بُرا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے!

سوال۔ اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھ لے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

جواب۔ محلّہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے لیکن کہہ لے تو اچھا ہے!

سوال۔ مسافر حالت سفر میں اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں حالت سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہیئے۔ لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے!

سوال۔ اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہہ دے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے!

سوال۔ اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہیئے؟

جواب۔ مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہیئے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پائخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے!

سوال۔ اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمے کہتے جائیں جو مؤذن یا مکبر کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیئے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیئے اور تکبیر میں

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سُن کر اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا کہنا چاہیئے!

سوال۔ ازان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب۔ ازان کے بعد یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ اِۨالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا اِۨلَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد

نماز کے ارکان کا بیان

سوال۔ ارکان نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ارکان نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں۔ اور ارکان کے معنی فرائض ہیں!

سوال۔ نماز کے فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ چھ چیزیں فرض ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہنا (۲) قیام (کھڑا ہونا) (۳) قرأت قرآن مجید پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) دونوں سجدے کرنا (۶) قعدہ اخیر یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے رکن نہیں ہے!

سوال۔ تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

جواب۔ چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیر تحریمہ کو ارکان نماز کے ساتھ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا

تکبیر تحریمہ کا بیان

سوال۔ تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز

شروع ہو جاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں!

سوال۔ فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جب کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے!

نماز کے پہلے رُکن یعنی قیام کا بیان

سوال۔ قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے!

سوال۔ قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

جواب۔ فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض قرأت پڑھی جا سکے!

سوال۔ اگر کھڑا ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے!

سوال۔ نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے!

نماز کے دوسرے رُکن قرأت کا بیان

سوال۔ قرأت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قرأت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں !

سوال۔ نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے ؟

جواب۔ کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نماز وتر اور سنّت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سُورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سُورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے !

سوال۔ کیا سُورۃ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے ؟

جواب۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنّت یا نفل ہر رکعت میں سُورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے!

سوال۔ اگر کسی کو ایک بھی آیت یاد نہ ہو تو کیا کرے ؟

جواب۔ سُبحان اللہ یا الحمدُ للہ بجائے قرأت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے قرأت فرض کی مقدار یاد کر لینا فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے اور نہ سیکھنے والا سخت گنہگار ہوگا !

سوال۔ قرآن مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہیئے ؟

جواب۔ امام پر واجب ہے کہ نماز مغرب اور نماز عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں اور رمضانُ المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے !

سوال۔ کن نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی چاہیئے ؟

جواب۔ نماز ظہر اور نماز عصر میں امام اور منفرد سب کو اور نماز وتر میں منفرد کو قرأت آہستہ کرنی چاہیئے!

سوال۔ زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے ؟

جواب۔ زور سے پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان

میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے!
سوال۔ جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟
جواب۔ انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ جہر کے معنی زور سے پڑھنے کے ہیں!
سوال۔ اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟
جواب۔ صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے!

نماز کے تیسرے رُکن (رُکوع) اور چوتھے رُکن (سجدے) کا بیان

سوال۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟
جواب۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جُھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں!
سوال۔ رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟
جواب۔ اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے!
سوال۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟
جواب۔ سر سے اشارہ کر لے۔ یعنی صرف سر جھکا دینے سے اس کا رکوع ہو جائے گا!
سوال۔ سجدے سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں!
سوال۔ اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب۔ اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا بھی نہ ہوگا!

سوال۔ ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

جواب۔ دونوں سجدے فرض ہے!

سوال۔ اگر پیشانی اور ناک پر زخم ہو تو کیا کرے؟

جواب۔ سجدہ کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے!

سوال۔ پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھہر کر دوسرا سجدہ کرے؟

جواب۔ اچھی طرح بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے!

سوال۔ عیدین یا جمعہ اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے!

نماز کے پانچویں رُکن (قعدہ اخیرہ) کا بیان

سوال۔ قعدہ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب۔ التحیات کے آخری الفاظ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے!

سوال۔ قعدہ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے؟

جواب۔ تمام نمازوں میں خواہ فرض ہوں یا واجب سنّت ہوں یا نفل قعدہ اخیرہ فرض ہے!

واجباتِ نماز کا بیان

سوال۔ واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال۔ واجباتِ نماز کتنے ہیں؟

جواب۔ واجباتِ نماز چودہ ہیں:۔

① فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا۔

② فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

③ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا

④ سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

⑤ قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

⑥ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

⑦ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

⑧ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

⑨ قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

⑩ دونوں قعدوں میں تَشَہُّد پڑھنا۔

⑪ امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر و عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

⑫ لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

⑬ نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دُعائے قنوت پڑھنا۔

⑭ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنّتوں کا بیان

سوال۔ نماز کی سنّتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جو چیزیں نماز میں حضور رسُول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انہیں سنّت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

سوال۔ نماز میں کتنی سنّتیں ہیں؟

جواب۔ نماز میں اکیس سنّتیں ہیں:۔

① تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

② دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال میں کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔

③ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا ④ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجات بلند آواز سے کہنا ⑤ سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف سے نیچے باندھنا ⑥ ثنا پڑھنا ⑦ تعوّذ یعنی اَعُوذُ بِاللّٰہِ الخ

پڑھنا ⑧ بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھنا ⑨ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا ⑩ آمین کہنا ⑪ ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا ⑫ سنّت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا ⑬ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا ⑭ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا ⑮ قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا ⑯ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا ⑰ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا ⑱ تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا ⑲ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد دُرود پڑھنا ⑳ دُرود کے بعد دعا پڑھنا ⑳ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مستحبات کا بیان

سوال۔ نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہے؟

جواب۔ نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:۔

① تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا ② رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا ③ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا ④ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا ⑤ جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ

کی پشت سے منہ چھپالینا۔

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کریں تو پہلے اپنا بدن حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلیں اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کر کے اِس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں قدموں کے درمیان چار اُنگل یا اُس کے قریب فاصلہ رہے۔

نیت : پھر جو نماز پڑھنی ہے اُس کی نیت دل سے کرے کہ میں فلاں وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں اور زبان سے ادا بھی کرلے تو اچھا ہے، ضروری نہیں۔

تکبیر تحریمہ : دونوں ہاتھ کانوں تک اِس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگوٹھے کے سرے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں۔ اُنگلیاں کھلی سیدھی رہیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر اور انگوٹھے اور چھوٹی اُنگلی سے حلقے کے طور پر بائیں ہاتھ کے (پہنچے) کے گرد حلقہ بنا کر اُسے پکڑلیں۔ باقی تین اُنگلیاں کلائی کی پشت پر رہیں اور رخ کہنی کی طرف ہو۔ نظر سجدہ کی جگہ پر ہو۔ ہاتھ باندھ کر ثناء آہستہ پڑھیں، پھر تعوذ، پھر تسمیہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ جب سورۂ فاتحہ ختم ہو تو آہستہ سے آمین ضرور کہیں۔ پھر کوئی سورت یا کوئی بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھیں۔ اگر امام صاحب کے پیچھے آپ نماز پڑھ رہے ہوں تو صرف ثناء پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں۔ تعوذ اور تسمیہ اور سورۂ فاتحہ، قرأت کچھ نہ پڑھیں۔ بغیر امام صاحب کے اکیلے نماز پڑھنے والا الفاظ صحیح اور سمجھ کر ادا فرمائے۔ قرأت صاف اور صحیح پڑھیں۔ الفاظ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔

رکوع : پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ اُنگلیوں کو کھول کر گھٹنے کو پکڑلیں، نظر پاؤں پر ہو۔ اپنے اوپر کے دھڑ کو اِس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر

آجائے۔ نہ اِس سے زیادہ جھکیں نہ اِس سے کم۔ سر کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اِتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے بلکہ سر اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئے۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔

رکوع کی تسبیح کم از کم تین مرتبہ اطمینان سے پڑھیں۔ دونوں پاؤں پر زور برابر رکھیں۔ دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ تحمید بھی پڑھو۔ باجماعت کی صورت میں امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں (اکیلے کی صورت میں تسمیع اور تحمید دونوں پڑھیں) پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔

سجدہ : سجدے میں جاتے وقت اِس بات کا خیال رکھیں :

سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر اُنہیں زمین کی طرف اِس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے۔ پہلے گھٹنے زمین پر رکھیں ، اُس کے بعد سینے کو آگے جھکائیں۔ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں ، پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر رکھیں۔ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی رکھیں تاکہ سب قبلہ رخ رہیں۔ نظر ناک پر رہے۔ کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی پسلیوں سے علیحدہ اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے ، اُٹھنی نہیں چاہئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پاؤں سجدے کے دوران زمین سے اُٹھنے نہ پائیں۔ سجدہ میں کم از کم تین بار سجدہ کی تسبیح کہیں۔ پھر پہلے پیشانی ، پھر ناک اور پھر ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے بیٹھ جائیں اور دوسرا سجدہ کریں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اُٹھیں اور دوسری رکعت شروع کریں۔

قعدہ : قعدہ میں دوسرے سجدے سے اُٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ سیدھا پاؤں کھڑا رکھیں۔ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھیں اور التحیات پڑھیں۔ قعدہ میں نگاہیں رانوں پر رہیں۔ جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ پر پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی

سے حلقہ بنائیں اور چھنگلیاں اور اُس کے پاس والی اُنگلی کو بند کریں اور کلمہ اُنگلی اُٹھا کر اشارہ کرو۔ لَآ اِلٰہَ پر اُنگلی اُٹھائیں اور اِلَّا اللّٰہُ پر جھکائیں۔ اسی طرح آخر تک حلقہ باندھے رکھیں۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھیں۔ اُس کے بعد دعا پڑھیں۔ پھر پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔ داہنی طرف سلام پھیرتے وقت داہنی طرف منہ پھیریں اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف منہ پھیریں۔ داہنے سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کریں اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کریں اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کریں اور امام صاحب دونوں سلام میں مقتدیوں کی نیت کریں۔

اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے تو تشہد کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اُس قاعدے سے اور واجب اور سنت نفل ہے تو اُس قاعدے سے پوری کر کے سلام پھیریں۔ سلام کے بعد :

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ سے تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تک اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ پڑھیں اور یہ دعا بھی مسنون ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

نوٹ۔ جب امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو یہ ضروری ہے کہ امام صاحب جب تکبیر تحریمہ مکمل کرلیں تب آپ تکبیر کہیں اور قیام کے دوران نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔ رکوع میں نظر پاؤں پر ہو، لیکن امام صاحب رکوع کی تکبیر کہیں تب رکوع کریں، اس سے پہلے ہرگز رکوع میں نہ جائیں۔ سجدے میں بھی امام صاحب سے پہلے ہرگز نہ جائیں اور نظر ناک پر رہے۔ دو سجدوں کے درمیان اور التحیات میں نظر رانوں پر ہو۔ اِن احتیاط سے الحمدللہ خشوع و خضوع بھی حاصل ہوگا۔ امام صاحب جب سلام پھیریں تو عموماً حضرات دونوں سلام پھیر کر نماز ختم کر دیتے ہیں۔ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہرگز ہرگز امام صاحب سے پہلے سلام نہ پھیریں بلکہ جب امام صاحب دوسرا سلام شروع کریں تو مقتدی پہلا سلام شروع کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعلیم الاسلام

حصّہ چہارم

پہلا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی عقائد

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

توحید

سوال۔ لفظ اللہ کے کیا معنی ہیں؟
جواب۔ اللہ اُس ذات (خدا تعالی) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ اس میں موجود ہیں!
سوال۔ واجب الوجود کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم (نیستی) محال ہو!

جو واجبُ الوجود ہو گا وہ ہمیشہ سے ہو گا اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس کی ابتدا ہو گی نہ انتہا، اور کسی وقت اس کی نیستی نہ ہو سکے گی اور وہ خود بخود موجود ہو گا۔ کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہوا اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے بموجب اللہ تعالیٰ واجبُ الوجود ہے۔ اس کے سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں!

سوال۔ صفاتِ کمالیہ کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ خدا تعالیٰ کیونکہ واجبُ الوجود ہے اور واجبُ الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اس کمال ذاتی کے لئے جن جن صفتوں کا اس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اس کے لئے ثابت ہیں۔

سوال۔ جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں!

سوال۔ خدا کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہے؟

جواب۔ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفات قدیم ہیں، ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں!

سوال۔ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

جواب۔ خدا تعالیٰ نے تمام عَالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اسے عالَم کے بنانے اور آسمان و زمین پیدا کرنے کے لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ واجبُ الوجود ہے اور واجبُ الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا!

سوال۔ خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

جواب۔ وحدت، قدم یا وجُوب وجود، حیوٰۃ، قدرت، علم، ارادہ، سمع، بصر، کلام، خلق، تکوین وغیرہا!

سوال۔ صفتِ وحدت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ وحدت کے معنے ایک ہونا۔ یہ خدا کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنے خدا کو ایک سمجھنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا!

سوال۔ صفت قدم اور وجُوب وجُود کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ قدم کے معنے قدیم ہونا۔ یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوبِ وجود کے معنے واجب الوجود ہونا۔ واجبُ الوجود کے معنے تم اس رسالہ کے شروع میں پڑھ چکے ہو!

سوال۔ اَزَلی ابدی کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اسے اَزَلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اُسے ابدی کہتے ہیں پس خدا تعالیٰ اَزلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے اور یہی معنے قدیم ہونے کے ہیں!

سوال۔ حیوٰۃ کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ حیوٰۃ کے معنے زندگی کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے، زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے!

سوال۔ صفتِ قدرت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ قدرت کے معنے طاقت کے ہیں۔ یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی طاقت (قدرت) رکھتا ہے۔

سوال۔ صفتِ علم کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ علم کے معنے جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں۔ ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے۔ اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے۔ انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں۔ علمِ غیب خاص خدا کی صفت ہے!

سوال۔ ارادہ کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ ارادہ کے معنے اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدُوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ دُنیا کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں۔ وہ کسی کام میں مجبور نہیں!

سوال۔ صفتِ سمع اور بصر سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ سمع کے معنے سننا اور بصر کے معنے دیکھنا۔ یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو اور ہر چیز کو دیکھتا ہے لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں، نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے۔ ہلکی سے ہلکی آواز کو سُنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے۔ اُس کے سُننے اور دیکھنے میں نزدیک دُور، اندھیرے اور اجالے کا کوئی فرق نہیں!

سوال۔ صفتِ کلام کے کیا معنے ہیں؟

سوال۔ صفتِ کلام کے معنے "بولنا۔ بات کرنا" خداتعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے!

سوال۔ اگر خداتعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

جواب۔ مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کرسکتی۔ کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب اور آلات کی محتاج ہے۔ لیکن خداتعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں، وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور واجب الوجود نہیں ہوسکتا!

سوال۔ صفتِ خلق اور تکوین کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ خلق کے معنے پیدا کرنا اور تکوین کے معنے وجود میں لانا۔ خداتعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ وہی تمام عالم کا خالق[1] اور مکوِّن[2] ہے!

سوال۔ ان صفات کے علاوہ خداتعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ہاں خداتعالیٰ کی اور بہت سی صفتیں ہیں جیسے مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، عزت دینا، ذِلت دینا وغیرہ وغیرہ اور خداتعالیٰ کی تمام صفتیں ازلی ابدی اور قدیم ہیں۔ ان میں کمی بیشی تغیّر تبدّل نہیں ہوسکتا!

خداتعالیٰ کی کِتابیں

سوال۔ اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تیئیس[۲۳] برس میں اُترا اور قرآن مجید میں خداتعالیٰ نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرۃ ۲ ع ۲۳)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اس سے

[1] پیدا کرنے والا [2] وجود میں لانے والا۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں اترا۔
اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا:
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (سورۃ القدر-۱)
ترجمہ:- ہم نے اس کو (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا۔
اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شب قدر میں اترا۔
یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

جواب۔ تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں۔ اول یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اترا پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں جو شبِ قدر تھی لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہو گیا اور تیئیس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمانِ دنیا سے حضور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر تیئیس سال میں نازل ہوا پس یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں!

سوال۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآن مجید اترنا شروع ہوا؟

جواب۔ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے۔ اس میں ایک غار تھا۔ حضور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے جب کھانا ختم ہو جاتا تو مکان پر تشریف لا کر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے اس غارِ حرا میں حضورؐ پر قرآن مجید اترنا شروع ہوا تھا!

سوال۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کیسے ہوئی؟
جواب۔ حضورؐ اسی غارِ حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپؐ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یہ لفظ سورہ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں (پڑھ)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسی طرح تین بار ہوا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝

اور اُن سے سُن کر حضورؐ نے بھی پڑھ لیں۔ پس یہ آیتیں قرآن مجید میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں!
سوال۔ اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتدا سورہ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے۔ اس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟
جواب۔ نہیں، موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھ لو۔ اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضور فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا۔ لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ہے اور حضورؐ کے ارشاد اور حکم موافق قائم ہوئی ہے!
سوال۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا

تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی یہ خود آپؐ کی رائے سے تھی یا خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق آپؐ بتاتے تھے؟

جواب۔ سُورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سُورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا اور اسی طرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو معلوم ہوئی، اور انہوں نے رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بتائی اور حضورؐ کے ذریعے سے ہمیں معلوم ہوئی ہے!

سوال۔ قرآن مجید کو اترے ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا تھا!

جواب۔ اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصل قرآن مجید ہے جو حضورؐ پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں، ہم چند آسان آسان دلیلیں بیان کئے دیتے ہیں۔

پہلی دلیل۔ قرآن مجید کا متواتر ہونا یعنی تواتر کے ساتھ حضورؐ کے زمانے سے اب تک نقل ہوتے چلا آنا (جو چیز تواتر سے ثابت ہو جائے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے) اس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی!

سوال۔ متواتر اور تواتر کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ جس بات کی نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو اس بات کو متواتر کہتے ہیں، اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں!

پس قرآن مجید کو حضورؐ کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے ہوئے اور پڑھتے پڑھاتے ہوئے چلے آتے ہیں کہ ادنیٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہوں۔

دوسری دلیل۔ حضور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے سے آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے، جوان، بوڑھے ایسے موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

تیسری دلیل۔ خود قرآن مجید میں حضرت ربّ العزت نے فرمایا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورۃ الحجر آیت ۹)

ترجمہ: ہم نے ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

پس جب کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمّہ لی ہوئی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن مجید بعینہٖ وہی قرآن مجید ہے جو حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا تھا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ پس وہ آج تک محفوظ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا!

چوتھی دلیل۔ قرآن مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ یہ دعویٰ آج تک اس قرآن مجید کے متعلّق صحیح رہا۔ کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانے کا دعویٰ کیا نہ بنا سکتا ہے، نہ بنا سکے گا۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضورِ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا تھا!

رِسَالت

سوال۔ قرآن مجید میں ہے:

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيْرٌ (فاطر ع ۳)

ترجمہ: کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱)

ترجمہ: ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان اور پاکستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

جواب۔ ہاں، ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں!

سوال۔ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رامچندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

جواب۔ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ پیغمبری ایک خاص تھا جو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا۔ تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا۔ اس وقت ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیل شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا!

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہوگے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے، تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی!

پس گزشتہ لوگوں میں سے، ہم خاص طور پر انہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں ان کو پیغمبر بتایا گیا ہو!

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے عقائد اور اعمال درست ہوں اور اُن کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور اُنہوں نے خلق خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں، مگر یہ کہنا کہ وہ نبی تھے یقیناً بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے!

سوال۔ حضور رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب۔ ① آپ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان تھے ② خدا تعالیٰ کے بعد آپؐ تمام مخلوق سے افضل ہیں ③ آپؐ گناہوں سے معصوم ہیں۔ ④ آپؐ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا ⑤ آپؐ کو شب معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنّت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی ⑥ آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے ⑦ آپ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے ⑧ آپؐ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے ⑨ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی گزشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرما دیا تھا جن کی آپؐ نے اپنی امّت کو خبر دی ⑩ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے

زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپؐ عالم الغیب نہیں تھے کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے ⑪ آپؐ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے ⑫ آپؐ انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں ⑬ آپؐ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضورؐ کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضورؐ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا ⑭ آپ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا امت پر ضروری ہے ⑮ آپؐ کے ساتھ محبّت کرنا اور آپؐ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر اُمّتی کے ذمہ لازم ہے لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے!

سوال۔ معصُوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ معصُوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے قصدًا یا سہوًا واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السّلام گناہوں سے معصُوم ہوتے ہیں!

سوال۔ حضورؐ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

جواب۔ حضورؐ اپنے جسم مُبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے اس لئے آپؐ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضورؐ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں۔

ع عالمِ خواب یعنی سوتے ہوئے۔

کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضورؐ کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں!

سوال۔ شفاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور گنہگار بندوں کی خدا تعالیٰ کے سامنے سفارش کریں گے۔ حضورؐ کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضورؐ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے!

حضورؐ کے علاوہ اور انبیاء اور شہداء وغیرہم بھی شفاعت کریں گے لیکن بلا اجازت کوئی شخص سفارش نہ کر سکے گا!

سوال۔ کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

جواب۔ سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے۔ کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں!

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بیان

سوال۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ایمان اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے لائے ہیں ان سب کو سچا سمجھے

اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے۔ یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے۔ لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے گونگے آدمی کے ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے!

سوال۔ اعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اعمالِ صالحہ کے معنے ہیں نیک کام جو عبادت اور نیک کام کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں!

سوال۔ کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں؟

جواب۔ ہاں ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے!

سوال۔ عبادت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں۔ ہمارا سب کا سچّا اور حقیقی معبود وہی ایک اللہ ہے جس نے ہمیں اور ساری دُنیا کو پیدا کیا ہے، اور ہم سب اس کے بندے ہیں۔ اس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ہمارے ذمے عبادت کرنا فرض ہے!

سوال۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم دیا ہے؟

جواب۔ آدمیوں کو اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہیں دونوں کو مکلّف کہتے ہیں۔ فرشتے اور دُنیا کے باقی جاندار عبادت کے مکلّف نہیں ہیں!

سوال۔ جنّ کون ہیں؟

جواب۔ جنّ بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے۔ جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے۔
ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے!

سوال۔ عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ عبادت کے بہت سے طریقے ہیں ① نماز پڑھنا ② روزہ رکھنا ③ زکوٰۃ دینا ④ حج کرنا ⑤ قربانی کرنا ⑥ اعتکاف کرنا ⑦ مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا ⑧ بُری باتوں سے روکنا ⑨ ماں باپ اور استادوں اور بزرگوں کی عزت کرنا اور ادب کرنا ⑩ مسجد بنانا ⑪ مدرسہ جاری کرنا ⑫ علم دین پڑھنا ⑬ علم دین پڑھانا ⑭ علم دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا ⑮ خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا ⑯ غریبوں کی حاجت روائی کرنا بھوکوں کو کھانا کھلانا ⑰ پیاسوں کو پانی پلانا ⑱ اور ان کے علاوہ تمام ایسے ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں!

معصیّت اور گناہ کا بیان

سوال۔ معصیّت کے کیا معنے ہیں؟

جواب۔ معصیّت کے معنے نافرمانی کرنا۔ حکم نہ ماننا۔ جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہو اسے معصیّت اور گناہ کہتے ہیں!

گناہ کرنا بہت بُری بات ہے، خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضی اور عذاب